ماہواری کی حالت میں میلاد وغیرہ پڑھنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3551

تاریخ اجراء: 08 شعبان المعظم 1446ھ / 07 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت حیض کی حالت میں میلاد کا بیان کر سکتی ہے اور دعا و سلام وغیرہ بھی پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مخصوص ایام میں عورت کے لیے تلاوت کی نیت سے قرآن کریم کی کسی آیت یا اس کے کسی حصے کا پڑھنا جائز نہیں، اس کے علاوہ دیگر اذکار، کلمہ شریف، درود پاک وغیرہ پڑھ سکتی ہے، بیان کر سکتی ہے، یونہی قرآنِ کریم کی بھی وہ آیات جو دعا و ثناء وغیرہ پر مشتمل ہیں اور ان کا قرآن ہونا متعین نہیں تو انہیں دعا اور ثناء کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، البتہ ثناء پر مشتمل وہ آیات جن کا قرآن ہونا متعین ہے، حائضہ کا انہیں پڑھنا جائز نہیں، جیسے وہ آیات جن میں رب تبارك و تعالی نے اپنے لئے متکلم کی ضمیریں ذکر فرمائیں، اسی طرح وہ آیات جن کے شروع میں لفظ "قل" موجود ہے انہیں لفظ "قل" کے ساتھ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے، ہاں اگر وہ دعا یا ثنا پر مشتمل ہو اور لفظ "قل" کے بغیر، بنیت دعا یا ثناء پڑھیں تو جائز ہے۔

اس تفصیل کے مطابق عورت کیلئے مخصوص ایام میں دعا کرنا، درود و سلام پڑھنا، سلام کرنا اور یونہی بیان کرنا بالکل جائز ہے، البتہ **بیان کرتے ہوئے** تلاوت کی نیت سے قرآن کریم کی کسی آیت یا اس کے کسی حصے کا پڑھنا جائز نہیں ہو گا یونہی ثناء پر مشتمل وہ آیات جن کا قرآن ہونا متعین ہے انہیں پڑھنا بھی جائز نہیں ہو گا جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(ولا باس) لحائض وجنب (بقراءة ادعية ومسها وحملها، وذكر الله تعالى وتسبيح)۔" جنبی اور حائضہ کے لیے دعائیں پڑھنے، انہیں چھونے، اٹھانے، ذکر اللہ اور اور تسبیح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔" (تنویر الابصار و درمختار مع رد المحتار، ج 1، ص 293، الناشر: دار الفکر- بیروت)

امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ثانیا آیت طویلہ کا پارہ کہ ایک آیت کے برابر ہو جس

سے نماز میں فرض قراءت مذہب سیدنا امام اعظم کی روایت مصححہ امام قدوری وامام زیلعی پر ادا ہو جائے جس کے پڑھنے والے کو عرفاً تالی قرآن کہیں جنب کو بہ نیت قرآن اُس سے ممانعت محل منازعت نہ ہونی چاہئے۔ ہاں جو پارہ آیت ایسا قلیل ہو کہ عرفاً اُس کے پڑھنے کو قرأت قرآن نہ سمجھیں اُس سے فرض قراءت یک آیت ادا نہ ہوا تنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے امام کرخی منع فرماتے ہیں امام ملک العلماء نے بدائع اور امام قاضی خان نے شرح جامع صغیر اور امام برہان الدین صاحبِ ہدایہ نے کتاب التجنیس والمزید اور امام عبد الرشید ولوالجی نے اپنے فتاوٰی میں اس کی تصحیح فرمائی ہدایہ وکافی وغیرہما میں اسی کو قوت دی در مختار میں اسی کو مختار کہا حلیہ وبحر میں اسی کو ترجیح دی تحفہ وبدائع میں اسی کو قول عامہ مشائخ بتایا ملخصا۔" (فتاوی رضویہ، ج01، ح02، ص1080، 1082، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جن آیات کا قران ہونا متعین ہے، انھیں جنبی اور حائضہ وغیرہ کا بنیت ثناء پڑھنا حرام ہے، جیسا کہ امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "تمام کتب میں آیات ثنا کو مطلق چھوڑا اور اس میں ایک قید ضروری ہے کہ ضروری یعنی بدیہی ہونے کے سبب علماء نے ذکر نہ فرمائی وہ آیاتِ ثنا جن میں رب عزّوجل نے بصیغہ متکلم اپنی حمد فرمائی جیسے "وانی لغفار لمن تاب" اُن کو بہ نیت ثنا بھی پڑھنا حرام ہے کہ وہ قرآنیت کیلئے متعین ہیں بندہ اُنہیں میں انشائے ثنا کی نیت کر سکتا ہے جن میں ثنا بصیغہ غیبت یا خطاب ہے۔ یہاں ایک اور نکتہ ہے بعض آیتیں یا سورتیں ایسی ہی دعا وثنا ہیں کہ بندہ ان کی انشا کر سکتا ہے بلکہ بندہ کو اسی لئے تعلیم فرمائی گئی ہیں مگر اُن کے آغاز میں لفظ قل ہے جیسے تینوں قل اور کریمہ "قل اللھم مٰلك الملك" ان میں سے یہ لفظ چھوڑ کر پڑھے کہ اگر اس سے امر الٰہی مراد لیتا ہے تو وہ عین قرأت ہے اور اگر یہ تاویل کرے کہ خود اپنے نفس کی طرف خطاب کرکے کہتا ہے قل اس طرح کہہ یوں ثنا ودعا کر۔ تو یہ امر بدعا وثنا ہوا نہ دعا وثنا اور شرع سے اجازت اس کی ثابت ہوئی ہے نہ اُس کی۔" (فتاوی رضویہ، ج01، ح02، ص1113، 1114 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net